Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲-۷۷ | منگل ۷ رجب ۱۴۱۲ھ، ۱۴ر صلح ۱۳۷۱ہش، ۱۴ر جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۱

ازبکستان میں اُردو جاننے والے

"ازبکستان وغیرہ میں ایسے لوگ بکثرت ہیں جو زیادہ زبانیں جانتے والے ہیں اور کوئی احمدی جس کو سوائے اردو کے کوئی زبان نہیں آتی وہ ازبکستان کے علاقے میں تو اپنے آپ کو کلیۃً اجنبی نہیں پائے گا۔ وہاں ضرور ایسے آدمی مل جائیں گے جو اس کا ترجمہ کر سکیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو ارنڈ کا تیل اور کھانڈ کیسے غلیظ ہوتے ہیں، لیکن جب خوب صاف کیا جاوے تو مصفّٰی ہو کر خوشنما ہو جاتے ہیں۔ یہی حال اخلاق اور صفات کا ہے۔ اصل میں صفات کُل نیک ہوتے ہیں۔ جب اُن کو بے موقعہ اور ناجائز طور پر استعمال کیا جاوے تو وہ بُرے ہو جاتے ہیں اور اُن کو گندہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب ان ہی صفات کو افراط تفریط سے بچا کر محل اور موقعہ پر استعمال کیا جاوے تو ثواب کا موجب ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۷)

"جس قدر یہ جرائم ہیں جن کی نواہی کی شریعت میں تاکید ہے مثلاً گلہ نہ کرو، چوری نہ کرو وغیرہ وغیرہ یہ سب صفات بد استعمال کی وجہ سے خراب ہو گئے ہیں۔ ورنہ حقیقتاً ان کا موقعہ اور محل پر استعمال درست اور انسان کی فطرت کے مطابق ہے۔ عفو ایک موقعہ پر تو قابل استعمال ہوتا ہے اور بعض موقعہ پر قابل ترک۔ کیونکہ اگر کسی مجرم کو بار بار عفو ہی کر دیا جاوے تو وہ اور زیادہ بیباک ہو کر جرم کرے گا۔ ایسے موقعہ پر اس سے انتقام لینا ہی عفو ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۸)

"ہر ایک شخص کا اپنے مقاصد کا ایک بُت ہوتا ہے اور وہ اس تک پہنچنا چاہتا ہے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہوتا ہے کہ اس تک پہنچا دے یا اس کی عُمر کا پہلے ہی خاتمہ کر دے۔ وہ اپنے مال یا عزت و آبرو بال بچوں یا دوسری حوائج کے لئے تڑپتا ہے اور بیخود ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات لوگ انہیں مشکلات میں پڑ کر خودکشی بھی کر لیتے ہیں مگر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے اس کا یہی جوش خدا تعالیٰ کی توحید کے لئے ہو جاتا ہے اور اپنی نفسانی خواہشوں کی بجائے خدا تعالیٰ کی توحید کے لئے مضطرب اور بیخود ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۳)

درخواست دُعا

محترم مولانا محمد شریف صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ کئی روز سے علیل ہیں احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خدمتِ دین سے معمور لمبی عمر سے نوازے۔

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب وکیل التعلیم ربوہ کچھ عرصہ سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام راجہ "ظہیر احمد" خان عطا فرمایا ہے۔ بچہ "وقفِ نو" میں شامل ہے۔ نومولود مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) راجہ محمد مرزا خان دارالرحمت وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم راؤ محمد اکبر خان صاحب آف گنگاپور ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے۔

احباب سے نومولود کی صحت و سلامتی اور خادمِ دین بننے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں عزتیں قربان کر کے عزت حاصل کریں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

(سیدنا حضرت اقدس ... فرماتے ہیں ناقل)

"ان خوش قسمتوں نے اس کی لقاء کا درجہ حاصل کیا جنہوں نے اس کی راہ میں مصیبتیں اٹھائیں۔

اس بادشاہ کے لئے انہوں نے اپنی عزت برباد کر دی۔ دل ہاتھ سے گیا اور ٹوپی سر سے گری لیکن اس بادشاہ نے انہیں زمین سے اٹھایا اور آسمان کے ستاروں سے بھی وہ انہیں آگے لے گیا۔

آپ فرماتے ہیں۔

انہوں نے اپنی سب بنیاد (زندگی کی بنیاد کا ہر پہلو جو تھا نا) برباد کر دی یہاں تک کہ فرشتے بھی ان کی وفاداری پر حیران ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان میں یہ اعلان کیا کہ تم میں سے جو کوئی عاجزی اور انکساری کی راہوں کو اختیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان کی رفعتوں تک پہنچا دے گا۔ یہ اس عاجزی کا انعام ہے، ان راہوں پر چل کر جو خدا تعالیٰ نے بیان کیں اور جس کی ایک جھلک حضرت (اقدس ... ناقل) کے ان اشعار میں ہے۔ ان راہوں پر چل کر خدا کے حضور جو عاجزانہ زندگی گذاری۔ انہوں نے خدا نے جو بہت ہی پیار کرنے والا ہے اس قدر پیار کا سلوک کیا کہ میں نے بہت غور کیا، تاریخ پڑھی ... جن رفعتوں کے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ آج تک آدم کی اولاد میں سے کسی اور کے لئے وہ سامان پیدا نہ ہوئے۔

پس عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو اور خدا میں ہو کر، خدا میں فنا ہو کر ایک نئی زندگی پاؤ۔ خدا کے لئے عزتیں قربان کر کے ...

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴؍ صلح ۱۳۷۱ ہش — ۱۴؍ جنوری ۱۹۹۲ء

تحریکِ جدید کے مطالبات

تحریک جدید کے مطالبات پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان مطالبات کے ذریعہ زندگی میں نظریاتی اور عملی تبدیلی لانا مقصود ہے۔ جہاں تک نظریاتی تبدیلی کا تعلق ہے اس کی ضرورت اپنی زندگیوں میں بھی ہے اور دُنیا بھر کے لوگوں میں بھی۔ آخر معاشرہ کو بہتر بنانے اور بہتر بنائے رکھنے کے لئے یہ بات اشد ضروری ہے کہ نہ صرف ہم صحیح راستے پر ہوں بلکہ ہمارے اردگرد کے لوگ بھی اخلاقی اقدار سے واقف ہوں اور ان پر عمل پیرا بھی ہوں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں نہ صرف اپنے قریبی ماحول میں تبدیلی مدّ نظر تھی بلکہ بیرونی ممالک میں بھی۔

بہت سے مطالبے ایسے ہیں جو انسان کو اس کام کی تیاری کے لئے لازمی تھے۔ اپنی زندگی کیسی ہو، اپنے اخلاق کیسے ہوں، دوسروں سے تعلقات کیسے ہوں۔ عادتیں کس طرح بدلی جائیں وغیرہ۔ مثلاً پہلے مطالبہ کو دیکھئے یہ سادہ زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس سادگی کے ضمن میں لباس، زیور علاج، فیشن، تماشے کی ممانعت، شادی بیاہ اور آرائش و زیبائش اور تعلیمی اخراجات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو مدِّ نظر رکھا جائے اور ان کے مطابق زندگی ڈھال لی جائے تو انسان کی زندگی ہی بدل جاتی ہے اور انسان بہتری کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے۔

ایک مطالبہ وقف زندگی کا ہے۔ اس مطالبہ کے ذریعہ انسان اپنی تمام صلاحیتوں کو جماعت کے سپرد کر دیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو بہتر سے بہتر بناتا ہوا جماعت کی خدمت میں مصروف ہو جاتا ہے۔ مذہبی جماعتیں جن کے ذمہ کام تو بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں لیکن ان کے وسائل کم ہوتے ہیں انہیں وقفِ زندگی بہت بڑا سہارا دیتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہے کہ لوگ اپنی ساری زندگی جماعت کے حوالے کر دینے کے لئے تیار ہوں اور پھر اپنی ہر قسم کی صلاحیتوں کو خدمت میں لگا دیں۔ ہمارے واقفینِ زندگی ملک میں بھی اور مُلک سے باہر بھی خدمات بجا لا رہے ہیں اور ان کا تعلق بھی زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔

اسی طرح ایک مطالبہ ہاتھ سے کام کرنا ہے۔ جوں جوں دُنیا مصروف سے مصروف تر ہوتی جا رہی ہے۔ کام کی اہمیت بھی بڑھ رہی ہے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی اہمیت تو اور بھی اہمیت حاصل کرتی جا رہی ہے یہ مطالبہ بھی زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ نظریاتی تبدیلی بھی اور عملی تبدیلی بھی۔

آیئے ہم تحریک جدید کے تمام مطالبات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

مرے غم کا تو کوئی غم نہ کر میرا غم ہے میری حیاتِ نَو
یہ سیاہ رات کی ظلمتوں میں ہے جھٹپٹے کی حسین ضَو
مری ہر غمی مرے واسطے مری منزلوں کی نوید ہے
مرے دل کی راکھ سے پھوٹتی ہے بشاشتوں کی عجیب لَو

——— ابوالاقبال

○

ہوئی ظاہر تجلّی جب خدا کی
بتوں نے بھی جھکا کر سر دعا کی

پڑے ہیں ایک کشتی میں مسافر
ضرورت ہے انہیں اک ناخُدا کی

جسے معنیٰ نہیں آتا وفا کا
مجھے تلقین کرتا ہے وفا کی

سرِ تسلیم خم ہے ہر سزا پر
عقوبت ہے مگر یہ کس خطا کی

کئے جا دل کو زخمی جتنا چاہیے
تسلّی چاہیئے تجھکو انا کی

جو افسانوں کے عادی ہو گئے ہیں
نہیں سنتے وہ باتیں مصطفےٰ ؐ کی

سِتاروں کی سُنی ہیں مَیں نے باتیں
وہ باتیں ہیں ہمارے دلرُبا کی

وہ شہزادہ جو سر گرم سفر ہے
اُجاگر کر رہا ہے رہ ہدیٰ کی

دلِ شبّیر اک ہے، تیر لاکھوں
خدا توفیق دے صبر و رضا کی

شبّیر احمد

نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ (.....) تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی۔

انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لَو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۶۰-۲۶۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عبرانی کا لفظ جو اس جگہ استعمال ہوا ہے اس کے معنے استفہام کے بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ یہ لفظ بنی اسرائیل کی جلاوطنی اور اس کے بعد کے زمانہ میں ان معنوں میں صرف عزرا اور دانیال کی کتب میں استعمال ہوا ہے۔ جلاوطنی سے پہلے کے زمانہ میں اس کا استعمال ان معنوں میں نظر نہیں آتا اور اس وجہ سے بعض اہلِ نظر نے اسے ارمیک قرار دیا۔

ہم جب اس لفظ کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے تورات کے دوسرے مقامات کا مطالعہ کرتے ہیں کہ بے جان چیزوں کے متعلق سوال کرنے کا کیا طریق ہے تو وہاں ہمیں ایک ایسی بات مل جاتی ہے جو اس سوال کو ہمارے لئے قطعی طور پر حل کر دیتی ہے اور وہ یہ کہ تورات میں جہاں بے جان چیزوں کے متعلق سوال کیا گیا ہے وہاں "منہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے نہ کہ مَن کا اور جہاں جاندار چیزوں کا لفظ استعمال کیا گیا ہے وہاں "ذمی" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے چنانچہ خروج باب ۴ میں ہے۔

"خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ تو اس نے کہا لاٹھی۔

اس جگہ عبرانی میں لفظ "مَ زِہ" ہے یعنی یہ کیا ہے۔ یہ الفاظ عربی کے الفاظ "ماذا" سے ملتے ہیں "مَ زِہ" کا یہ استعمال غیر معمولی ہے۔ ورنہ احبار باب ۲۵۔ آیت ۲۰ سیموئیل باب ۳ آیت ۱۷ زبور باب ۱۲۰ آیت ۳ امثال باب ۳ آیت ۴ اور دیگر مقامات میں پرانی عبرانی زبان میں کیا کے لئے لفظ "متہ" استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جاندار کے متعلق سوال کے موقعہ پر کون کے لئے پیدائش ۲۷/۱۸، پیدائش ۳۲/۵، خروج ۱۵/۱۱، سیموئیل ۲۵/۱۰، زبور ۴/۶، وغیرہ میں عبرانی کا لفظ "ذی" استعمال ہوا ہے۔

اس فرق کو دیکھ کر صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ خروج باب ۱۶ میں جو "من" کا لفظ استعمال ہوا ہے وہ کیا کے معنوں میں نہیں کیونکہ پرانی عبرانی زبان میں کیا کے لئے "من" نہیں بلکہ منہ کا لفظ استعمال کرتے تھے

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جلاوطنی اور اس کے بعد کے زمانہ میں جب "من" کا لفظ سوال کے لئے استعمال ہونے لگا تو اس سے بے جان نہیں بلکہ جاندار کے متعلق سوال کیا جاتا تھا جیسا کہ عربی زبان میں ہے چنانچہ عزرا ۵/۹،۳ اور دانیال ۲/۱۵ میں "من" کا لفظ سوال کے لئے استعمال ہوا ہے لیکن وہاں سوال جانداروں کے متعلق ہے پس معلوم ہوا کہ اوّل تو تورات کے نزول کے وقت مَن کا لفظ سوال کے لئے استعمال نہیں ہوتا تھا دوم بنی اسرائیل کی جلاوطنی کے زمانے سے جب یہ لفظ سوال کے لئے استعمال ہونے لگا اس وقت بھی یہ لفظ قاعدہ کے طور پر جاندار چیزوں کے متعلق سوال کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ نہ یہ کہ بے جان چیزوں کے متعلق (معلوم ہوتا ہے اس وقت بنی اسرائیل عربوں سے خلط ملط کرنے لگ گئے تھے۔ اور عربی زبان کے صحیح محاورات ان میں استعمال ہونے لگ گئے تھے) اور استثناء کے طور پر اگر کہیں اس کے خلاف استعمال ہوا ہے تو اسے بطور سند پیش نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا خروج باب ۱۶/۱۵ میں "من" کے معنے کیا ہے' کے کرنا اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ "من" کو مَنّ اس لئے کہا گیا تھا کہ بنی اسرائیل نے اسے پہچاننے کی وجہ سے من کے لفظ سے اس کے متعلق سوال کیا تھا درست نہیں۔

یہ غلط فہمی یورپین مصنفین کو اس لئے ہوئی ہے کہ وہ عبرانی زبان جیسی مردہ زبان کی تحقیق کرتے وقت اس امر کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ عبرانی کی ماں عربی زبان زندہ موجود ہے عبرانی الفاظ کی حقیقت کے سمجھنے میں جب مشکلات ہوں تو انہیں عربی زبان سے مدد لینی چاہیئے۔ اس موقعہ پر اگر وہ عربی سے مدد لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ عربی زبان میں 'ما' بے جان کے لئے اور مَن جاندار کے لئے استعمال ہوتا ہے اور پھر اس علم کی روشنی میں بائبل کے الفاظ کو دیکھتے تو ان پر واضح ہو جاتا کہ یہی قاعدہ بائبل کی عبرانی میں بھی مدنظر رکھا گیا ہے اور اس طرح اس لغزش سے بچ جاتے مگر اتنی تعریف ان کی ضرور کرنی پڑتی ہے کہ انہوں نے یہ فرق ضرور محسوس کیا ہے کہ مَن کا لفظ سوال کے معنوں میں جلاوطنی کے زمانہ میں اور اس کے بعد استعمال ہوا ہے۔ (دیکھو انسائیکلوپیڈیا ببلیکا جلد ۳ زیر لفظ منا) پہلے نہیں۔ اور اس کی بنا پر بعض نے مَن کے معنے استفہام کے سوا کچھ اور لینے کی کوشش کی ہے چنانچہ جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ جارج ایبرز نے اس لفظ کو قبطی لفظ "منو" سے ماخوذ قرار دیا ہے جس کے معنے خوراک کے ہیں اسی طرح جی سینیئس (JESENIUS) نے اپنی لغت میں مَن کی وجہ تسمیہ عربی لفظ مَنّ سے بیان کی ہے جس کے معنی فضل اور احسان کے ہیں۔ اس مصنف کے خیال کے مطابق اس چیز کا نام مَنّ اس لئے رکھا گیا تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی تھی۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ وجہ زیادہ قرین قیاس ہے۔

بدی کیا ہے؟

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

بعض چیزیں ایسی ہیں جو غذا کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے چائے ہے اگر اس کی ایسی عادت ہو کہ چھوڑنے پر صحت پر اثر پڑے تو اس کا استعمال بھی برائی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک وقت یہ ضرورت پیش آئے کہ انسان دور دراز دیہاتوں میں دعوت الی اللہ کے لئے جائے اس وقت اگر وہ سماوار اٹھا لے جائے اور چائے کا انتظام کرنا چاہے تو یہ ایسا بوجھ ہوگا۔ جس کی وجہ سے وہ بہت مشکلات میں مبتلا ہوگا۔ چونکہ دین حق یہ چاہتا ہے کہ اس کا ہر ایک ماننے والا سپاہی بنے اور جہاں بھیجا جائے فوراً چلا جائے۔ اس لئے وہ اس قسم کی عادتوں سے منع کرتا ہے۔ جو رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ ایک دفعہ ایک سفر میں ایک پٹھان کی نسوار ختم ہوگئی۔ تو اس نے ایک کشمیری سے نہایت لجاجت کے ساتھ پوچھا کیوں بھئی تمہارے پاس نسوار ہے؟ یہ دیکھ کر میں نے کہا نسوار نے اس کی گردن اس کے سامنے جھکا دی ہے۔

یہاں کئی لوگ آتے ہیں جنہیں حقہ کی عادت ہوتی ہے۔ پھر وہ اس کی وجہ سے کئی فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ابتداء میں ہمارے ایک رشتہ دار تھے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف تھے۔ اور جو لوگ یہاں آتے۔ وہ انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ اپنے صحن میں چارپائیاں بچھا کر حقہ رکھ دیتے۔ لوگ حقہ کو دیکھ کر جاتے اور وہ گمراہ کرنے کی کوشش کرتے۔ اور کہتے ہم ان کے رشتہ دار ہیں۔ اور ان کے حالات سے واقف۔ اگر کوئی بات ہوتی تو ہم نہ مان لیتے۔ اس طرح کئی لوگوں کو ٹھوکر لگ جاتی۔ ایک دفعہ ایک احمدی آیا اور حقہ پینے ان کے پاس چلا گیا۔ اسے پہلے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف باتیں سناتے رہے۔ لیکن جب وہ خاموش بیٹھا رہا تو پھر اس کے سامنے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو گالیاں بھی دیں اس پر بھی وہ کچھ نہ بولا۔ آخر اس سے کہنے لگے تم کس سوچ میں ہو۔ کیوں کوئی بات نہیں کرتے۔ وہ کہنے لگا میں اس سوچ میں ہوں کہ حقہ کی خبیث عادت مجھے یہاں لائی اگر یہ نہ ہوتی تو میں نہ یہاں آتا اور نہ حضرت صاحب کے خلاف باتیں سنتا۔

اس وقت میں ضمناً یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ حقہ بہت گندی چیز ہے اسی طرح دوسرے نشے بھی سخت مضر ہیں۔ ان کو ترک کر دینا چاہیئے۔ بعض نشے ایسے ہیں۔ جن کی وجہ سے جھوٹ کی عادت پڑتی ہے۔ میں ان کے نام نہیں لیتا۔ تاکہ جو ان کے عادی ہیں۔ ان کے متعلق بدظنی نہ پیدا ہو۔ مگر یہ بات بالکل سچی ہے۔ بعض نشوں سے اعصاب پر خاص اثر پڑتا ہے۔ اس لئے کسی نشہ کی بھی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔ مجھے کسی چیز کی عادت نہیں ہوتی۔ میں ہر چیز جو استعمال کرتا ہوں۔ اگر چھوڑ دوں تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن باوجود اس کے چائے۔ جس کا استعمال ہمارے گھروں پر ناشتہ کے طور پر ہوتا ہے۔ کبھی کبھی پینا چھوڑ دیتا ہوں کہ عادت نہ ہو جائے۔ صاحب ایمان کو کسی چیز کے نشہ کی عادت نہ ڈالنی چاہیئے۔ یہ بھی ایک برائی ہے۔

(۲۶) دوسروں کو حقیر سمجھنا۔

(۲۷) دلی عداوت۔ عداوت کا خواہ اظہار نہ کیا جائے۔ اور دل میں رکھی جائے۔ تو یہ بھی برائی ہے۔

(۲۸) دوسروں پر بے اعتباری کرنا۔ انسان دوسرے کے سپرد کوئی کام کرتا ہوا ڈرتا ہے۔

(۲۹) طمع۔ یہ بھی قلبی بدی ہے۔

(۳۰) حد سے زیادہ غم کرنا بھی بدی ہے۔ یعنی انسان غم کو اتنا بڑھائے کہ اس کی عملی طاقتوں کو مضمحل کر دے۔

(۳۱) حد سے زیادہ خوشی بھی بدی ہے۔

(۳۲) بے تعلق باتوں میں دخل دینا۔ ایسی باتیں جن سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔ خواہ مخواہ کود پڑنا بھی بدی ہے۔

(۳۳) ہلکا پن۔ جس سے مراد زیادہ

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ایک تقریر

ربوہ ۲۸ جنوری بین الاقوامی عدالت کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ اور ممبران اسٹاف سے خطاب کرتے ہوئے بعض سوالوں کے جواب میں اعلان تاشقند کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کی۔ آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اعلان تاشقند سے مسئلہ کشمیر کو پُرامن طور پر حل کرنے کی راہ ہموار ہوئی ہے اور اس طرح یہ معاملہ پہلے کی نسبت زیادہ مؤثر طور پر آگے بڑھا ہے۔ اس سلسلہ میں بالخصوص روس کی گہری دلچسپی اور اس کے اس احساس کو کہ کشمیر کے مسئلہ کا جلد از جلد حل ہونا ضروری ہے خاص اہمیت حاصل ہے۔ آپ نے اس تاثر کو غلط قرار دیا کہ اعلان تاشقند میں کشمیر کے مسئلہ کا ذکر نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اعلان تاشقند کے نو نکات میں اصولی طور پر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ دونوں ملک اپنے تمام اختلافات کو بات چیت کے ذریعہ پُرامن طور پر طے کریں گے لیکن بات صرف اتنی ہی نہیں ہے بلکہ اس اعلان کے تمہیدی پیراگراف (PREAMBLE) میں کشمیر کے تنازعہ کا ذکر کیا گیا ہے اور خود کانفرنس کے موقع پر مسئلہ کشمیر کے بارہ میں تفصیلی بات چیت ہوئی ہے جو مسئلہ کشمیر کی موجودگی اور اس کی سنگینی پر دال ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ اور ممبرانِ سٹاف کا یہ خصوصی اجلاس کل ساڑھے دس بجے صبح سکول کے لیکچر ہال میں منعقد ہوا۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے تشریف لانے پر جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ محترم چوہدری صاحب موصوف کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تحریک پر اجلاس کی کارروائی سکول ہذا کے مینیجر مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ جو سکول کے ایک طالب علم حافظ عباس علی نے کی۔

ازاں بعد صاحبِ صدر کی درخواست پر محترم چوہدری صاحب موصوف نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں اس امر کو پسند کروں گا کہ باقاعدہ تقریر ہونے کی بجائے اس مجلس میں سوال و جواب کے رنگ میں تبادلۂ خیالات ہو۔ تاہم میں کسی امر کے متعلق سوال کرنے سے متعلق بعض اصولی باتیں بیان کر دیتا ہوں تا کہ آپ لوگ سوال پوچھتے وقت انہیں ملحوظ رکھ سکیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالٰے نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک بہت بڑی نعمت قوت فکر بھی ہے۔ یعنی مختلف امور اور پیش آنے والے واقعات کے بارہ میں سوچنا اور غور کر کے نتائج اخذ کرنا۔ سوال و جواب کے وقت بھی یہ قوت ہمہ وقت کارفرما رہ کر نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ سو کسی امر کے متعلق سوال پوچھنے میں بھی قوت فکر سے کام لینا چاہیئے سوال ایسا ہونا چاہیئے جو بامعنی اور بامقصد ہو اور اپنے اندر کوئی ابہام نہ رکھتا ہو۔ سوال اس طور پر اور ایسے الفاظ میں پوچھنا چاہیئے کہ جواب دینے والے پر استفسار پورے طور پر واضح ہو جائے۔

اس امر کو ایک مثال سے واضح کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے فرمایا سوال پوچھنا بھی ایک رنگ میں مچھلی پکڑنا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے ہر شخص اس وقت تک مچھلی نہیں پکڑ سکتا جب تک وہ مچھلی پکڑنے کے طریق اور اس کی احتیاطوں سے واقف نہ ہو۔ پس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سوال پوچھنے کے طریق اور اس کی احتیاطوں کو مدِّنظر رکھا جائے۔

آپ نے فرمایا محض سوال کرنے کی غرض سے سوال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جب بھی ذہن میں کوئی سوال آئے قوت فکر سے کام لیتے ہوئے پہلے خود اس سوال کا جواب معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اگر اس غور و فکر کے نتیجہ میں خود جواب معلوم ہو جائے تو پھر خواہ مخواہ سوال نہیں پوچھنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ اس طرح غور و فکر کی عادت ڈالیں گے تو آپ کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ اس سے آپ کے ذہن کو جلا نصیب ہو گی۔ اور نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت ترقی کرے گی۔ یہ طریق نامناسب ہوتا ہے کہ آدمی سوال کرنے کی نیت سے کمرے میں داخل ہو اور جو سوال وہ سوچ کر آیا ہو خواہ کسی اور سوال کے ضمن میں اس کے اپنے سوال کا جواب آ بھی چکا ہو پھر بھی وہ کھڑے ہو کر اپنا سوال دہرانے سے باز نہ آئے۔ پھر ایک ضروری بات یہ ہے کہ جواب کو پوری توجہ اور غور سے سننا چاہیئے۔ بعض اوقات بات کو توجہ سے نہ سننے کے نتیجہ میں انسان یہی سمجھتا ہے کہ سوال کا جواب نہیں ملا۔ حالانکہ قصور اس کی اپنی عدم توجہی کا ہوتا ہے۔ پھر سوال کرنے والے اور جواب دینے والے دونوں کو اپنی عقل سمجھ اور علم پر ناز نہیں کرنا چاہیئے دونوں ہی کو اپنے محدود علم کا احساس ہو تو پھر سوال و جواب کا سلسلہ صحیح خطوط پر چل کر نتیجہ خیز ہو سکتا ہے۔ جو بھی اپنی عقل کو آسمان پر چڑھانا شروع کر دیتا ہے وہ اپنی بے عقلی کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ ان اہم ارشادات کے بعد آپ نے حاضرین کو استفسار کرنے کی اجازت دی۔ چنانچہ طلباء اور ممبران اسٹاف نے باری باری سوال پیش کئے اور آپ نے ان کے جواب دیئے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ نصف گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ سوالات زیادہ تر اعلان تاشقند اور اس کے مضمرات کے بارہ میں تھے۔

(الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۶۶ء)

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

کمیونزم

مکمل مساوات ناممکن ہے

کمیونسٹ اقتصادیات کا جو اثر مذاہب پر پڑتا ہے اُس کی خرابیاں بتانے کے بعد اب میں یہ بتاتا ہوں کہ یہ نظام عقلاً بھی ناقص ہے۔ پوری مساوات کوئی شخص کر ہی نہیں سکتا صرف روپیہ ہی تو انسان کی خوشی کا موجب نہیں ہوتا نہ صرف روٹی اس کا پیٹ بھرتی ہے مگر پھر بھی سوال یہ ہے کہ کیا ہر شخص ایک سی روٹی کھاتا ہے۔ کیا ہر شخص ایک سا مزہ کھانے سے حاصل کر سکتا ہے کیا ہر شخص کی نظر ایک سی ہے۔ کیا ہر شخص کی صحت ایک سی ہے۔ اور کیا ان امور میں مساوات پیدا کی جا سکتی ہے؟ یہ چیزیں بھی تو انسان کا آرام بڑھانے کا موجب ہوتی ہیں۔ ذہنی قابلیتیں کس قدر تسلی کا موجب ہوتی ہیں۔ مگر دنیا میں کیا کوئی گورنمنٹ ان ذہنی قابلیتوں میں مساوات پیدا کر سکتی ہے رشتہ داروں کی حیات انسان کے اطمینان قلب کا کس قدر موجب ہوتی ہے۔ مگر کیا کوئی رشتہ داروں کی زندگی کا بیمہ کر سکتا ہے۔ کیا کوئی گورنمنٹ کہہ سکتی ہے کہ میں اس رنگ میں مساوات قائم کروں گی کہ آئندہ تیری بیوی بھی اتنے سال زندہ رہے گی۔ اور فلاں شخص کی بیوی بھی اتنے سال زندہ رہے گی۔ یا زید کے بھائی بھی اتنا عرصہ جیتے رہیں گے اور بکر کے بھائی بھی اتنا عرصہ زندہ رہیں گے۔ اور پھر اولاد کا وجود اور ان کی زندگی انسان کے لئے کس قدر تسلی کا موجب ہوتی ہے۔ مگر کیا دنیا کی کوئی بھی گورنمنٹ ایسا کر سکتی ہے۔ کہ سب کے ہاں ایک جتنی اولاد پیدا ہو۔ سب کی ایک جیسی قابلیت ہو۔ اور سب کی ایک جتنی زندگی ہو۔ پھر رشتہ داروں کے دکھ سے انسان کو کیسا عذاب ہوتا ہے۔ تم ہزار پلاؤ اور فرنیاں سامنے رکھ دو وہ ماں جس کا اکلوتا بچہ مر گیا ہے اُسے ان کھانوں میں کوئی مزا نہیں آئے گا۔ لیکن وہ ماں جس کے سینہ سے اس کا بچہ چمٹا ہوا ہو۔ اسے جو مزا باسی روٹی کھانے میں آتا ہے وہ اُس بڑے سے بڑے مالدار کو بھی نہیں آتا جس کے سامنے بارہ یا چودہ ڈشوں میں مختلف قسم کے کھانے پک کر آتے ہیں۔ رشتہ داروں کے متعلق انسانی جذبات کی شدت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ابتداء میں جب بالشویک اور منشویک دو پارٹیاں بنیں تو مارٹوو جو لینن کی طرح اپنی پارٹی کا مقتدر تھا اس نے کہا کہ ہمیں اپنے قوانین میں یہ بھی لکھ دینا چاہیئے کہ آئندہ ہماری حکومت میں پھانسی کی سزا کسی کو نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ انسانی جان لینا درست نہیں اور لوگ بھی اس سے متفق تھے وہ چاہتے تھے کہ پھانسی کی سزا کو اڑا دیا جائے۔ مگر لینن نے اس سے اختلاف کیا اور کہا کہ گو اصولاً یہ بات درست ہے مگر اس وقت اگر یہ بات قانون میں داخل کر دی گئی۔ تو زار کو پھانسی پر لٹکایا نہیں جا سکے گا۔ پس خواہ صرف زار کی جان لینے کے لئے اس قانون کو جاری رکھنا پڑے تب بھی یہ قانون ضرور قائم رہنا چاہیئے۔ ورنہ زار کو پھانسی پر لٹکایا نہیں جا سکے گا۔ لینن کی زار سے یہ انتہا درجہ کی دشمنی جس کی وجہ سے اس نے پھانسی کی سزا کو منسوخ نہ ہونے دیا محض اس وجہ سے تھی کہ اس کے بھائی کو زار نے

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

آرمینیا ۔ آذربائی جان

آرمینیا کا ایک چھوٹا سا علاقہ آذربائیجان کے حدود اربعہ میں واقع ہے اور اب جبکہ آذربائیجان کے لوگوں نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ وہ اپنی فوج الگ سے ہی رکھیں گے آرمینیا کو اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ اپنی فوج کی مدد سے آذربائیجان آرمینیا کے اس حصے کو جس کو ناگورنو کاراباخ (NAGORNO KARABAKH) کہتے ہیں اپنے زیر تسلط لے آئے گا۔ گذشتہ روز آرمینیا کے صدر لیفون ٹر پیٹروسیان TER TETROSAYN ماسکو میں روس کے صدر بورس ایلسن سے ملے اور ان سے اس سلسلے میں مدد چاہی آرمینیا اور روس آپس میں ایک معاہدے پر دستخط کر چکے ہیں کہ ان کے آئندہ تعلقات کیسے ہوں گے۔ اور ٹرپیٹروسیان نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ وہ ان علاقوں کی مدد کر سکیں گے جو اس وقت اقتصادی طور پر مشکلات میں ہیں۔ مسٹر ایلسن نے گذشتہ خزاں میں اس بات کی کوشش کی تھی کہ وہ آرمینیا اور آذربائی جان کا آپس میں سمجھوتہ کروا دیں لیکن بہت زیادہ کامیابی نہ ہو سکی۔ اب انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ سوویت ریپبلکس جو اب نئی دولت مشترکہ میں شامل ہیں کے رہنماؤں سے بات کریں گے اور انہیں اس بات کی تاکید کریں گے کہ آذربائیجان اور آرمینیا کے جھگڑے کو ختم کروایا جائے یا بالفاظ دیگر آرمینیا کے اس خوف کو دور کروایا جائے کہ آذربائیجان اپنی فوج کے ذریعے اس کے کسی حصہ پر تسلط قائم کر لے گا۔

آذربائیجان نے حال ہی میں اس بات کی توثیق کی ہے کہ وہ ایک آزاد ملک کی حیثیت سے زندہ رہے گا اور اسی لئے اس نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ وہ اپنی فوج الگ سے قائم کرے گا۔ تاکہ اس بات کا مکمل طور پر پتہ چل سکے کہ وہ ایک الگ اور آزاد ملک ہے۔ جہاں تک آذربائیجان کے صدر ایاز متلبوف AYAZ MUTALIBOF کا تعلق ہے وہ بھاری اکثریت سے جیت چکے ہیں پہلے وہ کمیونسٹ پارٹی کے رکن تھے اور انہوں نے گورباچوف کے خلاف جو بغاوت ہوئی تھی۔ اس میں حصہ بھی لیا تھا لیکن اب وہ اس بات کی یقین دہانی کروانی چاہتے ہیں۔ کہ وہ جمہوریت نواز ہیں اور انہیں کمیونزم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اسی طرح وسطی ایشیا کی ریپبلک ازبکستان نے بھی اپنی آزادی کا اعلان کیا ہے اور انہوں نے یہ اعلان کرتے ہی اسلام کاریموف ISLAM KARIMOV کو اپنا صدر منتخب کر لیا ہے۔ وہ دراصل ۱۹۹۰ء کے مارچ میں ازبکستان کی پارلیمنٹ کے صدر چنے گئے تھے کریموف سابق کمیونسٹ پارٹی کے ایک رہنما تھے اور باوجود اس کے کہ پارٹی ٹوٹ پھوٹ گئی تھی انہوں نے اس کے ساتھ رہنے کا عہد کر رکھا تھا ان کا سیاست میں مقابلہ ایک شخص محمد صولیق سے تھا جو ایک شاعر ہے اور نیشنلسٹ پارٹی جس کا نام ارک ERK ہے، کے چیئرمین ہیں بہرحال کریموف نے خاصی مہم چلائی اور ازبکستان کی آزادی کے اعلان کے ساتھ اپنے متعلق یہ منوا لیا کہ وہ وسطی ایشیا میں اپنے ملک کو صحیح معنوں میں محفوظ رکھ سکتے ہیں اور اس کی اقتصادی مشکلات کو بھی ختم کرا دینے کے اہل ہیں۔

کمیونزم // بورس یلسن پر تنقید

جرمنی کے ایک اخبار سٹرن STERN کو انٹرویو دیتے ہوئے روس کے وائس پریذیڈنٹ نائب صدر رٹزکوئی نے صدر بورس یلسن پر شدید تنقید کی ہے کہ "ان کا لیڈرشپ کا سٹائل ناقابل قبول ہے" رٹزکوئی نے کہا ہے کہ بورس یلسن نے روس کے مسائل کو حل کرنے کی ذمہ داری سے گریز کیا ہے۔

اس اخبار نے قبل از اشاعت اس انٹرویو کے بعض اقتباسات جاری کئے ہیں۔ جن میں رٹزکوئی نے کہا کہ بورس یلسن نے انتہائی ناقابل قبول قسم کی ڈکٹیٹرشپ کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان کے خیال میں یہ ڈکٹیٹرشپ گلی کوچوں سے اپنی طاقت حاصل کرتی ہے حالانکہ اب گلی کوچے ان کے خیال کے مطابق CIS کے زیر اہتمام ہیں۔ اور بورس یلسن غلط راہ اختیار کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صدر احکامات تو جاری کرتے ہیں لیکن کوئی شخص ان احکامات کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور ان پر عمل نہیں کرتا۔ ملک میں خاصا ذہنی فساد موجود ہے اور حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص بھی اس کی ذمہ داری نہیں لیتا۔ حتیٰ کہ یلسن بھی اس سے گریز کرتے ہیں۔ رٹزکوئی کے مطابق ان کے پاس توانائی کے ذخیرے صرف چند روز بلکہ انہوں نے کہا پانچ روز کے لئے ہیں۔ اس سے زیادہ تیل کی فراہمی ممکن نہیں بنائی جا سکتی۔ انہیں اس بات کا بھی شکوہ ہے کہ کسی شخص کو پوری طرح ذمہ داری نہیں دی جا رہی جس کی وجہ سے کوئی شخص پوری ذمہ داری کے ساتھ مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہا۔ انہوں نے کہا کہ وہ کارندہ جو لکڑی کے صرف چند تختے چراتا ہے اسے تو چھ سال کے لئے قید میں ڈال دیا جاتا ہے لیکن اگر وزیر لکھو کھا بھی چرا لے تو زیادہ سے زیادہ اسے اپنے عہدہ سے ایک درجہ نیچے گرا دیا جائے گا اور اسے کسی سفارت خانے میں تجارت کا قونصل بنا دیا جائے گا۔ مسٹر رٹزکوئی نے متنبہ کیا ہے کہ معاشی طور پر ملک میں ایک بہت بڑا بحران آنے کا امکان ہے لوگ اعتماد کی نعمت سے محروم ہو رہے ہیں اور یہ سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک لمبے عرصے تک ایسی بات نہیں چل سکتی۔ جس طرح سوویت یونین کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح نئی دولت مشترکہ کا بھی خاتمہ ہو سکتا ہے۔

کپڑے کا کوٹا

کوئی بڑا ملک کسی نسبتاً چھوٹے ملک کو نقصان پہنچانا چاہے تو اس کا آسان طریق یہ ہے کہ اس کی برآمدات کے کوٹے کو کم کر دے۔ اس کی دیگر وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ اور سیاسی وجوہات بھی۔ اگرچہ عام طور پر کوٹہ کم کرنے کو سیاسی وجوہات نہیں بتایا جاتا بلکہ یہی کہا جاتا ہے کہ برآمد کنندگان دیانتدارانہ طور پر اشیاء برآمد نہیں کرتے۔ چنانچہ امریکہ نے پاکستان کے ۱۹۹۲ء کے کپڑے کی برآمد کے کوٹے میں خاصی کمی کر دی ہے۔ جس سے پاکستان کو کروڑوں ڈالر نقصان ہونے کا خدشہ ہے۔ امریکی حکومت کا کہنا ہے کہ پاکستانی حکومت نے اس بات کا نوٹس نہیں لیا نہ اسے روکنے کی کوشش کی ہے۔ کہ برآمد کنندگان زیادہ دیانتداری سے کام نہیں لیتے۔ کوٹہ کم کرنے کا فیصلہ پاکستان امریکہ گفت و شنید سے پہلے ہی روز سے پہلے کیا گیا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ امریکہ پاکستان کے حق میں کسی تجویز کو منظور نہیں کرنا چاہتا بعض کوٹے ۳۰ فی صد کم کر دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ ان اشیاء کا سابق کوٹوں کے مطابق خاصی مقدار میں سٹاک موجود ہے۔ اب اس سٹاک کو آہستہ آہستہ دیگر ممالک کو برآمد کرنا پڑے گا۔

امن کانفرنس کا التوا

مشرق وسطی امن کانفرنس کے سلسلے میں جو اجلاس عربوں اور اسرائیلیوں کی آپس میں گفتگو کا گذشتہ ہفتہ کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ وہ منعقد نہیں ہو سکا۔ تمام عرب نمائندوں نے وقت پر حاضر ہونے سے معذرت کر دی اور یہ بھی نہیں بتایا کہ وہ کب کسی اجلاس کے لئے واشنگٹن پہنچ سکیں گے۔

شام لبنان اور اردن / فلسطین کے نمائندوں نے واشنگٹن روانگی اس لئے ملتوی کر دی کہ اسرائیل نے بارہ فلسطینیوں کو مقبوضہ علاقوں سے ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ گذشتہ اجلاس میں جو دسمبر میں ہوا تھا یا ہونا تھا کے انعقاد میں اس لئے مشکل پیش آئی تھی کہ اسرائیلیوں نے واشنگٹن جانا ملتوی کر دیا تھا اور عربوں کو اس انتظار میں رکھا (پانچ روز تک) کہ نہیں معلوم اسرائیلی کب وہاں پہنچیں گے۔ اسرائیل کا یہ بھی کہنا تھا کہ وہ امریکہ کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کہ وہ گفت و شنید کی تفاصیل کا فیصلہ کرے۔ اس دفعہ اسرائیلیوں کو انتظار کرنا پڑا۔ اسرائیلی کہتے ہیں کہ ہم حسب پروگرام وہاں گئے تھے۔ اور ہم نے اجلاس کے دو دن انتظار کیا۔ جہاں تک اسرائیل کے اس فیصلے کا تعلق ہے کہ بارہ فلسطینیوں کو ملک بدر کر دیا جائے اس نے اس گفت و شنید کے کلیدی شرکائے کار کو غم و غصہ میں جھونک دیا ہے۔ حسنی مبارک نے ایک ٹیلیفون کے ذریعے اسرائیلی صدر کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ بارہ فلسطینیوں کو ملک بدر کرنے کے فیصلے کو واپس لیں۔ کہتے ہیں کہ یہ پہلا موقعہ ہے یہ دونوں اشخاص نے ٹیلیفون پر بات کی ہے۔ شمیر نے مبارک حسنی کی بات کو رد کر دیا۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر یہ لوگ چاہیں تو اپنی ملک بدری کو عدالت میں چیلنج کر سکتے ہیں۔ شمیر نے مزید یہ کہا کہ اسرائیل کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ بیرونی علاقوں سے تشدد آمیز کارروائیوں کو روکے اور اپنی حفاظت کے انتظامات کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

تو رحمٰن خدا کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھے گا

آج کا انسان ریسرچ کے میدان میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ زندگی کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے ان شعبہ ہائے زندگی میں تحقیق کر رہا ہے۔ اور اس تحقیقات پر اربوں ڈالر سالانہ خرچ ہو رہے ہیں۔ اور ماہرین آئے دن عوام کو مختلف مشورے دے رہے ہیں۔ کبھی زمین پر درجہ حرارت کے اضافہ کو انسان کی صنعتی ترقی اور ایندھن کا باعث قرار دیا جا رہا ہے۔ اور کہیں انسانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کے مقابلے میں زمین کی پیداواری صلاحیت کی کمی کی بات کی جا رہی ہے۔ کہ ہم خاندانی منصوبہ بندی پر عمل پیرا ہو کر خوراک کے طلب اور رسد کے نظام کو متوازن رکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے امور ہیں جن کو ماہرین متوازن رکھنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔

پچھلے چند سالوں سے فضائی آلودگی کو کم کرنے پر بہت زور دیا جا رہا ہے اور دنیا کے مختلف ممالک میں اس سلسلہ میں تحقیقات جاری ہے۔ ایک مہم چلائی جا رہی ہے کہ ہمارے "گرین ہاؤس ایفیکٹ" کو فلاں فلاں چیزیں نقصان پہنچا رہی ہیں۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ زمین تک پہنچنے والی گرمی اور حدت ہمارے فضائی کرہ میں جذب ہو رہی ہے۔ اور عالمی سطح پر درجہ حرارت بڑھتا جا رہا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہم کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دوسری گیسیں فضا میں خارج کر رہے ہیں۔ جو بڑی حد تک ہماری صنعتی ترقی کا نتیجہ ہیں۔ ۱۹۹۰ء سب سے زیادہ گرم سال ریکارڈ کیا گیا تھا۔ لیکن ۱۹۹۱ء میں درجہ حرارت گذشتہ سال سے بھی زیادہ رہا۔ ماہرین موسمیات کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کے درجہ حرارت میں اضافے کا رجحان ہے اور ہر دس سال بعد نصف ڈگری سنٹی گریڈ درجہ حرارت بڑھتا جا رہا ہے۔ اگر اس درجہ حرارت کو کم نہ کیا گیا تو گرم موسم ہمارے کھیتوں کھلیانوں اور سبزے کو تباہ کر دے گا۔ اور پانی جیسی نعمت سے ہم محروم ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے اور اس پر زندگی پیدا کی تو اس زندگی کی بقا کے لئے جو نظام بنایا ہے وہ ایسا متوازن نظام ہے کہ اگر کسی جگہ کسی چیز میں کمی آتی تو کسی اور عمل کے نتیجے میں وہ کمی دور ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

"وہی ہے جس نے سات آسمان درجہ بدرجہ بنائے ہیں اور تو رحمٰن خدا کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا اور تو اپنی آنکھ کو ادھر اُدھر پھیر کر اچھی طرح سے دیکھ لے کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے پھر بار بار نظر کو چکر دے وہ آخر تیری طرف ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوئی ہو گی اور کوئی رخنہ نظر نہیں آئے گا۔" (سورہ الملک ۴-۵)

سائنسدان "گرین ہاؤس ایفیکٹ" کے بارے میں بہت متفکر تھے کہ اس کے نتیجہ میں زمین پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس "گرین ہاؤس ایفیکٹ" یعنی فضا کے بالائی کرہ کے درجہ حرارت کو کم کرنے کے لئے عجیب انتظام فرمایا۔

اسکی تفصیل یوں ہے کہ گذشتہ جون میں فلپائن میں سینا چوگو کا آتش فشاں سینکڑوں سال کی نیند سے بیدار ہوا تو فلپائن کے سینکڑوں باشندوں کو موت کی نیند سلا گیا۔ اور ہزاروں بے گھر ہوئے کیونکہ آتش فشانی کے سبب سیلابوں اور مٹی کے تودوں کے گرنے سے آباد گھر ویران اور روشن شہر اندھیرے میں ڈوب گئے۔ جہاں فلپائن کے عوام کے لئے یہ آتش فشانی تباہی لائی وہاں اس آتش فشانی سے اللہ تعالیٰ نے زمین کے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کو کم کرنے کا انتظام بھی کر دیا۔

آتش فشانی دھماکوں سے لاکھوں ٹن راکھ اور گندھک ہمارے بالائی فضائی کرے میں جا پہنچی جسکی وجہ سے اس گرمی میں کچھ کمی آگئی۔ جو "گرین ہاؤس ایفیکٹ" کی وجہ سے مسلسل بڑھتی جا رہی تھی۔ امریکی ریاست میری لینڈ کی یونیورسٹی سے وابستہ ڈاکٹر ایلن روبک اسکی وضاحت کرتے ہیں کہ کسطرح درجہ حرارت میں کمی آئی ہے۔

"آتش فشاں پہاڑوں کے بھڑکنے سے فضائی ماحول میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ اس تبدیلی کی وجہ یہ سلفر گیسیں ہیں۔ بالائی کرے کے زیریں حصے میں موجود پانی کے بخارات کے ساتھ مل کر سلفیورک ایسڈ کے ذرات میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اور یہی وہ سفید ذرات ہیں۔ جن سے سورج کی روشنی منعکس ہو کر واپس خلا کی جانب لوٹ جاتی ہے۔ اور زمین پر درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح آتش فشاں بھڑک کر "گرین ہاؤس ایفیکٹ" کو کم کرتے ہیں۔ تاہم یہ علاج صرف عارضی ہے۔ اور دنیا کو گرم ہونے سے بچانے کیلئے ہمیں کچھ نہ کچھ اور کرنا ہو گا۔"

۱۹۹۱ء کے آغاز پر جب عراق نے کویت کے ۶۵۰ تیل کے چشموں میں آگ لگا دی تھی۔ تو دنیا بھر کے سائنسدان شور مچانے لگے کہ اس آگ سے دھوئیں کے بادل فضائی آلودگی کا باعث ہوں گے اور یہ دھواں اوپر پہنچ کر "گرین ہاؤس ایفیکٹ" میں مزید اضافہ کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ یہ دھواں فضا کے بالائی کرے تک نہیں پہنچا۔ بلکہ اس دھوئیں کے بادلوں کو بحری ہواؤں نے نچلی سطح پر ہی منتشر کر دیا جسکی وجہ سے کشمیر تک اس دھوئیں کے ذرات پہنچے اور ہمالیہ کے کئی علاقوں پر سیاہ تیزابی بارش ہوئی اور ہمارا بالائی فضائی کرہ اس سے متاثر نہ ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کیجئے کہ جہاں آتش فشانی کے نتیجہ میں فلپائن کے عوام کو تباہی کا سامنا کرنا پڑا وہاں اس آتش فشانی کے باعث ہی زمین کے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کو کم کرنے کا انتظام کر دیا۔ جس سے دنیا بھر کے سائنسدان پریشان ہو رہے تھے۔

رہا عارضی انتظام تو جب بھی زندگی کی بقاء کے نظام کو متوازن کرنے کی ضرورت ہو گی تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا رہے گا۔

ہے عجب جلوہ تیری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کی

ٹریفک کا مسئلہ

بڑے شہروں میں ٹریفک دیکھ کر کئی خیالات دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ سڑکیں چھوٹی ہیں۔ لوگوں کو روڈ سینس نہیں ہے۔ ڈرائیور احتیاط سے نہیں چلاتے۔ گاڑیاں بھی کچھ زیادہ اچھی نہیں ہیں۔ بچوں کو آسانی سے گذرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ وغیرہ وغیرہ لیکن یہ خیالات بالکل سطحی ہیں۔ سطحی اس لحاظ سے کہ فوری طور پر دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے کوئی سوچ بچار نہیں ہوتی۔ اور یہ خیال آتے ہی انسان یہ سوچنے لگتا ہے کہ ان ساری باتوں کا حل کیوں تلاش نہیں کر لیا جاتا۔ گذشتہ دنوں کراچی کے میئر نے اندازہ لگایا تو انہیں معلوم ہوا کہ کراچی کی ٹریفک کو بہتر بنانے کے لئے جن میں ساری باتیں شامل ہوں گی۔ ۹۰ ارب روپے کی ضرورت ہے۔ اور یہ رقم اتنی بڑی ہے۔ کہ کراچی کسی طرح بھی اپنی جیب سے یہ رقم خرچ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میئر موصوف کا خیال ہے کہ یہ رقم یا تو وفاقی حکومت ادا کرے یا پرائیویٹ سیکٹر سے حاصل کی جائے۔ اگر وفاقی حکومت ادا کرے تو پھر یہ سوچنا پڑے گا۔ کہ کیا صرف کراچی ہی کے لئے یہ رقم ادا کی جائے وفاقی حکومت تو سارے بڑے بڑے شہروں کو رقم دے گی۔ اور کیا وہ اتنی بڑی بڑی رقمیں صرف کر سکتی ہے۔ بہر حال یہ وفاقی حکومت کا درد سر ہے۔

ایک انٹرویو میں میئر موصوف نے کہا کہ جب تک بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ کراچی کی ٹریفک کو کنٹرول نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک بے ضابطگیاں اور ٹریفک کی موجودہ کیفیت جاری رہے گی۔ ایک بات جس کی انہوں نے خاص طور پر شدت سے ضرورت محسوس کی۔ وہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ فلائی اوور بنائے جائیں اور ہیڈ برج سے سڑکوں پر ٹریفک کو خاصی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اور اگر کراچی میں فلائی اوور بنائے جائیں تو ان سب کی لمبائی ۸۷ کلو میٹر ہو گی۔ اور یہ شہر کی ۶ بڑی بڑی سڑکوں پر بنائیں جائیں گے۔ ان میں سے ایک جو سب سے بڑا فلائی اوور ہو گا۔ وہ ۱۵ کلو میٹر ہو گا۔ اور سہراب گوٹھ اور ٹاور کے درمیان بنایا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گذشتہ ایام میں اگرچہ منصوبہ بندی تو کی گئی تھی لیکن اس منصوبہ بندی کے لئے یہ نہیں سوچا گیا تھا۔ کہ وسائل کہاں سے حاصل کئے جائیں گے۔ چنانچہ منصوبہ بندی کر چکنے کے بعد پتہ چلا کہ یہ کام آسانی سے سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ اب آہستہ آہستہ یہ کام کیا جا رہا ہے اور باوجودیکہ وسائل موجود نہیں ہیں جتنا کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ کر لینے کے ارادے سے کام شروع کر دیا گیا ہے۔

قائدین کرام متوجہ ہوں!

خدام کے مرکزی امتحانات ۱۹ جون ۱۹۹۲ء کو منعقد ہوں گے۔ ان کی تیاری کی طرف توجہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان اکیڈمی آف سائنسز

(ایک خط)

پاکستان اکیڈمی آف سائنسز کے ایک فیلو نے ڈان ۵ جنوری ۱۹۹۲ء کے شمارے میں ایک خط کے ذریعے حکومت اور قوم کی توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے کہ دیگر ممالک کی طرح جن کا انہوں نے نام لیا ہے پاکستان میں بھی اکیڈمی آف سائنسز کے حالات کو مالی امداد کے ساتھ بہتر بنانے کی کوشش کیجئے۔ وہ اپنے خط میں کہتے ہیں کہ "یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے اور مغربی اقوام جن میں امریکہ کینیڈا اور دیگر مشرقی ترقی یافتہ اقوام مثلاً جاپان، چین اور تائیوان شامل ہیں۔ وہ ان میدانوں میں اپنی ترقی کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی آزادی کی حفاظت کر سکیں اور اپنے باشندوں کا معیار زندگی بہتر بنا سکیں۔ اس مقصد کے حصول کیلئے وہ خاصی رقوم خرچ کرتے ہیں۔ یہ رقوم پبلک اور نجی سیکٹر سے مہیا کی جاتی ہیں اور سائنس کے علوم کے حصول اور تحقیقات کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ ان ممالک میں ایسا کوئی سائنسی ادارہ نہیں جو مالی لحاظ سے مشکلات میں ہو اور اپنی کارکردگی کو آگے بڑھانے کی راہ میں مشکلات محسوس کرتا ہو۔ یہ تمام ادارے اپنے نوجوانوں کی توجہ کو اس طرف مبذول کرواتے ہیں۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے سائنس کے بہتر انتظامات مہیا کرتے ہیں۔ مالی وسائل جو ان اداروں کو حاصل ہوتے ہیں وہ سائنس دانوں کو اپنے نوٹ ایک دوسرے کے سامنے پیش کر کے ان کو بہتر سے بہتر خطوط پر لانے میں مدد دیتے ہیں۔ اسی طرح ان کی اس سلسلے میں بھی مدد کرتے ہیں کہ وہ دیگر ممالک کے سائنس دانوں کے ساتھ رابطے قائم کر سکیں۔ وہاں پر جو سائنس کی اکیڈمیز ہیں ان کی بہت زیادہ پذیرائی ہوتی ہے۔ اور ان کو عزت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حکومت اور پرائیویٹ سیکٹر ان کے وسائل میں ہمیشہ اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ بھارت ہی کو لے لیجئے یہ ہمارا ہمسایہ ملک ہے۔ اس میں اور بعض دیگر ترقی پذیر ممالک جو مشرق میں واقع ہیں میں اکیڈمیز آف سائنسز کا خاصا احترام کیا جاتا ہے۔

ان سب باتوں کے بالمقابل پاکستان اکیڈمی آف سائنسز جس کے فیلوز بہت بڑے بڑے سائنسدان ہیں۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام، ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی، ڈاکٹر اے قدیر خان اور اسی طرح دیگر بہت بڑے بڑے سائنسدان جو سائنس کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اکیڈمی ہمیشہ وسائل کی کمی کے باعث مشکلات کا سامنا کرتی ہے۔ اور وسائل کی کمی اس بات کی غماز ہے کہ اس کی پوری طرح قوم نے پذیرائی نہیں کی۔ حالانکہ یہ میدان انتہائی طور پر اہم ہے۔ کتنی شرم کی بات ہے! اگرچہ گذشتہ اور موجودہ حکام جو صاحب اقتدار ہیں نے بار بار یہ بات کہی ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے بہت کچھ کیا جائے گا۔ لیکن مالی وسائل کی طرف توجہ نہیں دی گئی اور اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان سائنس کی ترقی کے لئے کوئی کام نہ کر سکے۔

میں یہ تو نہیں چاہتا کہ کھیلوں کی اہمیت کو کسی طرح نظر انداز کیا جائے۔ میری نظر میں کھیلوں کی اپنی اہمیت ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جب ہماری ٹیمیں کوئی میچ جیتتی ہیں تو انہیں خاصی مدد بہم پہنچائی جاتی ہے۔ انہیں نذرانے بھی دئے جاتے ہیں اور بہت بڑی بڑی رقوم انعام کے طور پر پیش کی جاتی ہیں اور یہ ساری رقوم پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر دونوں سے بطور حوصلہ افزائی کے انہیں ملتی ہیں۔ لیکن سائنس کی بات کیجئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ ایک بہت بڑی عالمانہ تنظیم ہے۔ اور یہ توقع رکھتی ہے کہ اسے بھی کسی حد تک وسائل کا حصہ ملنا چاہیئے۔ قارئین یہ بات معلوم کر کے حیران ہونگے کہ جہاں تک پاکستان اکیڈمی آف سائنسز کا تعلق ہے اس کا سالانہ بجٹ صرف چند لاکھ روپے ہے۔ اور وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر کے گورنمنٹ کی گرانٹ کی صورت میں ملتا ہے۔ اور کچھ اس کے علاوہ سائنسدان اپنی جیب سے اس کی نذر کرتے ہیں۔ اس خط کے ذریعے میں قوم کے ضمیر کو بیدار کرنا چاہوں گا کہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے نئے زمانہ میں اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے فروغ کے لئے دل کھول کر وسائل مہیا کریں۔ زندہ قوموں کو ایسے کرنا چاہیئے، اور ہمارا ملک تو بہت سی قربانیوں کے بعد معرض وجود میں آیا ہے۔ یہ قربانیاں ہمارے بڑوں نے دی تھیں۔ میں یہ اپیل کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ وزیر اعظم، وزیر تعلیم اور وزیر خزانہ اس معاملے پر خصوصی توجہ دیں۔ اور اس کی غیر تسلی بخش مالی کیفیت کو مزید وسائل دے کر بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اس کو مزید مایوس کن حالات میں دھکیلے جانے سے بچائیں۔ وزیر خزانہ سے میں یہ بھی اپیل کروں گا کہ وہ ان نذرانوں کو جو اس اکیڈمی کو ملتے ہیں انکم ٹیکس سے آزاد کر دیں۔ جیسا کہ بعض چیریٹیبل تنظیموں کو ملنے والے وسائل انکم ٹیکس سے آزاد ہیں۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

باتیں کرنا ہے۔ جب کسی انسان کو زیادہ باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ بے سوچے سمجھے جواب دیتا ہے

(۴۴) سنگ دلی۔ یعنی رحم نہ ہونا بھی ایک بدی ہے۔

(۴۵) دوسروں کو ایذا رسانی میں لذت محسوس کرنا۔

(۴۶) اسراف۔

(۴۷) خودکشی۔

(۴۸) وہ جھوٹ جس میں کسی کا نقصان نہ ہو کئی لوگ بے فائدہ جھوٹ بولتے ہیں۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

حکومت نے کسی جرم میں پھانسی پر لٹکا دیا تھا۔ لینن کے دل میں اپنے بھائی کی شدید محبت تھی۔ اس لئے اس نے چاہا کہ پھانسی کا قانون قائم رہے تاکہ وہ اپنے بھائی کی موت کا بدلہ زار سے لے سکے۔ اور اسے پھانسی پر لٹکا کر اپنے دل کو ٹھنڈا کر سکے۔ غرض رشتہ داروں کا دکھ بھی اتنا سخت ہوتا ہے کہ روٹی کا دکھ اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا مگر کیا کوئی گورنمنٹ اس میں مساوات قائم کر سکتی ہے۔ اور کیا کوئی شخص کسی گورنمنٹ سے اپنے رشتہ داروں کی زندگی کا بیمہ لے سکتا ہے۔ پس دل کا چین اور حقیقی راحت بغیر مذہب اور خدا تعالیٰ سے تعلق کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ امور اسی کے اختیار میں ہیں۔ تم روٹی بے شک برابر کی دے دو۔ کپڑا بے شک یکساں دے دو۔ لیکن انسان کو حقیقی چین اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا جب تک اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق نہ ہو۔ کیونکہ روٹی کپڑے کے علاوہ ہزاروں چیزیں ہیں جن کی کمی بیشی سے دل کا چین جاتا رہتا ہے۔ اور ان کا دینا محض اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

جو عزت کا سر چشمہ ہے اس سے عزت حاصل کرو۔ دنیوی عزتوں تو دنیا کی ہر دوسری شئے کی طرح آنی جانی ہیں۔ ہم اپنی زندگیوں میں اس کے نظارے دیکھتے ہیں، ہم نے دیکھے ہیں، آگے بھی دیکھتے رہیں گے۔ زندہ رہنے والے۔ لیکن جو خدا کا ہو جائے اور اس سے وفا کا جو اس نے عہد باندھا ہے اس کو پورا کرنے والا ہو، اس کا دامن پکڑے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں اس دامن کو چھڑوا سکے۔ اس کو پھر اس خدا کے سوا... اور کسی اور کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہر چیز اس کے لئے قربان کرو، ہر چیز اس سے پاؤ اور اس سے کہیں زیادہ جو تم نے قربان کیا ہے اس سے حاصل کرو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ نومبر ۱۹۸۱ء)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۰۰ میں نائمہ طارق بنت عبد الودود طارق قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۱۸ محلہ باب الابواب ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۹-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ نائمہ طارق بنت عبد الودود طارق ۱/۱۸ محلہ باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد الودود طارق وصیت نمبر ۱۶۶۶۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ راجہ محمد اکبر اقبال وصیت نمبر ۲۵۶۵۵

اعلان گمشدگی

میرے ایک شاگرد جن کا نام و پتہ معلوم نہیں۔ ایک ماہ قبل مجھ سے جماعت نہم و دہم کی "جیومیٹریکل و ٹیکنیکل ڈرائنگ" کی ایک کتاب مانگ کر لے گئے تھے۔ لیکن تاحال واپس نہیں کی۔ جو طالب علم یہ کتاب مانگ کر لے گئے تھے۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ فوری طور پر مجھے واپس کر دیں۔ مجھے اشد ضرورت ہے۔

ماسٹر نذیر احمد بھٹی ڈرائنگ ٹیچر
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم کی صدارت میں ہونے والے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ سود پر شرعی عدالت کے فیصلہ کو چیلنج کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ بینکوں سے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کے لئے کہا جائے۔ اجلاس میں اس فیصلے کی مخالفت صرف وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار نیازی نے کی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر ہندوستان کے ساتھ بہتر تعلقات کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

○ برطانوی دارالامراء کے رکن لارڈ ہرلوی سیل نے کہا ہے کہ ہمارا وفد پاکستان کو درپیش مسائل جاننے کے لئے آیا ہے انہوں نے کہا مسئلہ کشمیر کو منصفانہ طور پر حل کرنے کے لئے سب سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ناروے کی پارلیمنٹ کے اعلیٰ سطحی وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ انہوں نے وفد کو بتایا کہ منتخب حکومت کو غیر جمہوری طریقے سے برطرف کیا گیا اور پیپلز پارٹی کے ہزاروں کارکنوں کو جھوٹے مقدمات میں گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹائزیشن کے نام پر کروڑوں کی صنعتیں کوڑیوں کے مول من پسند افراد کو دی جا رہی ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو گردے کی انفکشن کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہو گئی ہیں۔ جہاں ان کا علاج ہوگا۔ ڈاکٹروں نے ان سے ملاقات پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے۔

○ کل جماعتی کانفرنس اور پی۔ ڈی اے کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان کے خلاف ریفرنس کی دو درخواستیں سپیکر قومی اسمبلی کو بھیج دی گئی ہیں۔

○ چیئرمین سنٹرل بورڈ آف ریونیو سجاد حسن نے کہا ہے کہ امریکہ ہمیں اقتصادی طور پر تباہ کرے گا۔ نئے ٹیکس لگانے اور چھوٹیں ختم کرنے کا مطالبہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ٹیکس چوری کے ہزاروں کیس پکڑے ہیں جن میں انتہائی اہم شخصیات بھی شامل ہیں۔

○ سینیٹر اقبال حیدر نے کہا ہے اگر سیاسی قیدیوں پر تشدد بند نہ ہوا تو پیپلز پارٹی مظاہرے کرے گی۔ انہوں نے کہا صحافی اور خواتین بھی محفوظ نہیں۔ لیکن حکمران یاد رکھیں پیپلز پارٹی کے جیالے کارکنوں کو کسی صورت میں جھکایا نہیں جا سکتا۔

○ اپوزیشن لیڈر جام ساقی نے کہا ہے کہ ظلم کا حکم دینے والوں نے تو طیاروں میں سیٹیں بک کر رکھی ہیں لیکن پولیس اور جیل حکام کو یاد رکھنا چاہیئے کہ انہیں یہیں رہنا ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق نے کہا ہے کہ وہ سندھ کو قتل گاہ نہیں بننے دیں گے۔ شکست خوردہ عناصر نے بدامنی پھیلانے کی کوشش کی تو سختی کریں گے۔

○ گورنر سرحد نے کہا ہے کہ غیر قانونی تحریک چلانے کی کوشش کی گئی تو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ چوروں، منشیات فروشوں اور سمگلروں اور وطن دشمنوں کے خلاف اقدامات جاری رہیں گے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ بلدیاتی قیادت کے لئے نامزدگیاں میرا حق ہے اور اس میں مداخلت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سربراہی انتخابات میں ڈپٹی کمشنروں اور تھانوں کو استعمال نہیں کیا جائے گا۔ حکومت کی کوشش ہے کہ بلدیاتی اداروں میں نوجوان اور صحت مند قیادت ابھرے۔

○ ایم کیو ایم کے ارکان صوبائی اسمبلی نے وفاقی حکومت پر زور دیا ہے کہ کراچی اور حیدرآباد کے خلاف پیپلز پارٹی کی طرح کا انداز فکر اور دھمکی آمیز رویہ اختیار کرنے سے گریز کیا جائے۔

غیر ملکی خبریں

○ الجزائر کے صدر شاذلی بن جدید کے استعفیٰ کے بعد فوج نے اقتدار پر اپنا قبضہ مستحکم کر لیا ہے۔ وزیر اعظم نے ٹی وی پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ فوج صرف امن و امان قائم کرنے کے لئے متعین کی گئی ہے اور حکومت کی اولین ترجیح ملکی استحکام ہے۔

○ روس اور یوکرائن کے درمیان ایک سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ جس کے مطابق بحرہ اسود میں موجود سوویت بحری بیڑے کا ایک حصہ یوکرائن کے کنٹرول میں ہوگا۔ یوکرائن کے علاقہ سے ایٹمی ہتھیاروں کو روس بھجوایا جا رہا ہے۔ تاکہ انہیں وہاں تلف کیا جا سکے۔

○ افغان حکومت کے دو نمائندوں نے روم میں افغانستان کے سابق حکمران ظاہر شاہ سے ملاقات کی ہے۔

○ جنوب مشرقی بنگلہ دیش میں شانتی باہنی کی فوج نے ایک فارسٹ آفس پر حملہ کر کے ۲ سرکاری اہلکاروں سمیت ۱۸ افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

○ بلغاریہ میں کیمونسٹ اقتدار کے خاتمہ کے بعد پہلی مرتبہ صدارتی انتخابات ہوئے جس میں ۶۰ لاکھ ووٹروں نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا۔

نگران: حکیم منوّر احمد ابن حکیم عبدالعزیز

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مینیجر: حکیم ناصر احمد قمر ابن حکیم منوّر احمد

ضرورت ملازم

دواخانہ میں کام کرنے کیلئے ایک محنتی دیانتدار آدمی کی فوری ضرورت ہے جو معمولی پڑھا لکھا ہو۔ جو دوست ربوہ سے باہر کے آئیں وہ اپنے صدر صاحب کی تصدیق ہمراہ لائیں۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔

محمد اسلم فاروقی دارالعلاج رحمت بازار ربوہ

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں:-

۱۔	بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	۱۰٪
۲۔	بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWITH COURSE	۳۰٪
۳۔	کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	۱۰۰٪
۴۔	چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰٪
۵۔	بول لستری کورس	BED URINE COURSE	۳۵٪
۶۔	مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	۲۰٪
۷۔	سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	۵۰٪
۸۔	آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	۲۰٪
۹۔	بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	۲۰٪

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

• لاہور: کیور ٹیو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی: شبیر میڈیکز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ: ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدرآباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ: کیورٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

فون ۷۷۱، ۶۰۶